٭٭٭ تقریر ٭٭٭

(انسانی) اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے

پیاری بہنو! میری تقریر کا عنوان ہے۔ **"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے"**

یہ ترجمہ ہے ایک ایسی حدیث کا جو بنیاد ہے۔ جو اساس ہے انسان کے تمام اعمال کی۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو اپنی کتاب جامع بخاری جو اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ کہلاتی ہے میں سب سے پہلے لائے ہیں اور فرمایا کہ اس حدیث سے بڑھ کر پُر حکمت، پُر معانی اور کوئی حدیث نہیں۔

(فتح الباری جزو اول صفحہ 4)

انسان جب اپنے کسی قول یا ذہنی سوچ کو عمل کے سانچے میں ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے تو لازماً اس کے لیے نیت باندھتا ہے۔ اگر نیت کی بنیاد نیکی، اچھائی اور خلوص پر ہوگی تو عمل بھی اچھا ہوگا اور اگر نیت بُری ہوگی تو انسان کا عمل بھی بُرا ہوگا اور جزاء سزا بھی نیت کے مطابق ملے گی۔ یہ مختصر حدیث ایک ایسے جامع فلسفہ حیات پر مشتمل ہے کہ اگر کوئی شخص نیکی کے کام کے لیے چوری کرتا ہے جیسے چوری کر کے مسجد کی تعمیر کے لیے رقم دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہ نیکی نہیں اس کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی نیکی کرتے وقت یہ نیت ہو کہ مجھے دنیا کی شہرت ملے جیسے بعض لوگ اپنا کاروبار چمکانے اور حاجی کہلوانے کے لیے حج کرتے ہیں تو ان کا یہ فعل ان کی نیت کے مطابق جانچا جائے گا۔

سامعات! احادیث سے ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ جن سے یہ مضمون روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اپنے گھر کی تعمیر کرتے وقت روشن دان رکھتے دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو صحابی نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! عرب کی گرمی سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ گرمی کے موسم میں ٹھنڈی ہوا اس روشن دان کے ذریعہ آئے گی تو مجھے استراحت ملے گی۔ میں تھوڑا سا ستا لیا کروں گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر نیت یہ کرتے کہ اذان کی آواز اس روشن دان کے ذریعہ آئے گی اور میں نماز پڑھ لیا کروں گا تو تمہیں اس نیت کا ثواب مل جاتا تمہاری اس نیک نیت سے ٹھنڈی ہوا تو آنے سے نہ رکتی۔

اسی طرح ایک جنگ میں ایک صحابی اپنی تلوار کے ساتھ بہادری کے بہت جوہر دکھلا رہے تھے۔ صحابہؓ نے اس صحابی کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت تعریف کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا انجام بخیر نہیں لگتا۔ تھوڑی دیر کے بعد خبر آ گئی کہ اس دوست نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنی ہی تلوار سے اپنا پیٹ کاٹ کر خودکشی کر لی ہے۔

صاحب صدر! احادیث میں تیسری مثال مَیں بخاری سے دیناچاہوں گی کہ ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیااور جہاد کے متعلق سوال کیا کہ کچھ لوگ حمیت کی خاطر جنگ لڑتے ہیں، کچھ بہادری کی خاطر اور کچھ دکھاوے کی خاطر۔ ان میں سے کون سی لڑائی اللہ کی راہ میں ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاوہ جس سے اللہ کا بول بالا ہو۔ پھر ایک موقع پر فرمایا کہ اگر کوئی انسان رات کو یہ نیت کر کے سوئے کہ صبح مَیں تہجد پر اٹھوں گا اور نہ اٹھ پائے تو اسے تہجد کا ثواب مل جائے گا۔ جرمنی میں مکرم ہدایت اللہ ہیوبش ہوا کرتے تھے۔ اخلاص اور وفا کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ایک دن اپنے ایک ساتھی سے کہنے لگے کہ آؤ! عمرہ کر آئیں۔ وہ ساتھی بہت پریشان ہوئے کہ اس کے لیے تو تیاری کی ضرورت ہے، اس کے لیے تو زادِ راہ ہونا چاہئے۔ جاب سے رخصت لینی پڑے گی۔ ہیوبش صاحب نے تو آؤ دیکھا نا تاؤ عمرہ پر جانے کے لیے مجھے کہہ دیا۔ چند لمحوں کے بعد ہیوبش صاحب اپنے دوست کو الگ کمرہ میں لے گئے اور کہنے لگے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس وقت سے اس وقت تک اگر کوئی شخص تنہائی میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرے تو اس کے حق میں عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔ یہ ہے خلوص نیت اور اس کا انجام بھی بخیر۔

سامعات! صحیح بخاری میں امام بخاری جہاں یہ حدیث لائے ہیں وہاں ہجرت کی مثال دے کر مضمون کو مزید واضح کیا گیا ہے۔ اگر انسان دنیا کمانے کے لیے ہجرت کرے یا کسی عورت سے شادی کے لیے ہجرت کرے تو اس کو اس کا نتیجہ (اجر) اس کے مطابق ملے گا اور اگر کسی انسان نے دین کے لیے، اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر، اسلام احمدیت کی اشاعت کے لئے اور اس کی ترقی و ترویج کے لئے ہجرت کی تو اس کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ ہمارے بعض بھائی اور بعض بہنیں اپنے ہاں بد امنی اور مشکلات کا ماحول چھوڑ کر دیارِ امن میں آبستے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی نیک نیتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ جزاء کا سلوک کرتا ہے۔ اسی مضمون کو ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی مرتبہ ایسے مہاجرین کو نصیحت کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ اگر امن کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے تو پھر اس کا حق بھی ادا کریں اور اللہ کے حقوق ادا کرتے رہیں۔

سامعات! اگر نیت اور عمل کی بات ہو اور نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں نیت کا ذکر نہ ہو تو مضمون ادھورہ رہ جائے گا۔ نیت کا تعلق دراصل دل سے ہے اسے زبان پر لانا ضروری نہیں۔ نماز خواہ باجماعت ہو یا انفرادی، نیت یعنی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پڑھنا ضروری ہے۔ جو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جاتی ہے گویا دل کی نیت کا زبان پر اظہار کر کے جبکہ روزے کی نیت کا زبان کے ذریعہ اظہار کرنا ضروری نہیں ہاں دل میں نیت کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ حدیث یوں مروی ہے کہ اعمال نیت پر منحصر ہیں۔

فقہ احمدیہ میں نیتِ نماز کو پانچویں شرطِ نماز قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

”صحتِ نماز کے لئے نیت بھی ضروری ہے۔ نیت کے معنی ارادہ کے ہیں..... نیت میں خلوص کا مفہوم بھی موجود ہے۔ اگر انسان خدا کی خاطر نماز پڑھے گا تو اُس کی نماز خدا کے حضور مقبول ہو گی اور اگر وہ دکھاوے یا کسی اور کے ڈر سے یا خوش کرنے کے لئے نماز پڑھے گا تو خدا تعالیٰ کے دربار سے اُسے کچھ نہیں ملے گا۔ الغرض تمام دینی اعمال کا دارومدار ظاہراً و باطناً نیت پر ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور ہر ایک کے اعمال اُسی میزان کے مطابق تُلیں گے اور ہر ایک اسی کے مطابق بدلہ پائے گا“

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات صفحہ 71)

حاضرات! بعض علماء نے نیت کو تہائی اسلام یا علوم کا تہائی حصہ قرار دیا ہے۔ نیت دراصل بیج کی طرح ہے جس پر عمل کی صورت میں درخت یا پودا بنتا ہے اور نتائج میں اس پر پھل یا پھول لگتے ہیں۔ جن کا انحصار بیج پر ہوتا ہے۔ اگر پھل کڑوا ہے تو بیج درست نہ ہوگا اور اگر پھل میٹھا ہے تو بیج درست ہوگا۔ اسی لئے کاشتکار اپنی فصل کے لئے عمدہ سے عمدہ بیج کی تلاش میں رہتا ہے۔ روحانی پھل کے حصول کے لئے نیت حسنہ کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی لئے امام یحیٰ بن ابی کثیر نے کہا ہے تُعَلِّمُوْا النِّيَّةَ فَإِنَّهَا أَبْلَغُ مِنَ الْعَمَلِ کہ نیت کو ٹٹولتے رہا کرو کیونکہ یہ عمل سے بڑھ کر ہے اور یہ بھی لکھا ہے نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ (المعجم الکبیر) کہ ایک مومن کی نیت اس کے عمل سے اور ایک منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس حدیث کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

”بخاری کی پہلی حدیث یہ ہے انّما الاعمال بالنّیات۔ اعمال نیت پر ہی منحصر ہیں۔ صحت نیت کے ساتھ کوئی جرم بھی جرم نہیں رہتا۔ قانون کو دیکھو اس میں بھی نیت کو ضروری سمجھا ہے۔ مثلاً ایک باپ اگر اپنے بچے کو تنبیہ کرتا ہو کہ تو مدرسہ جا کر پڑھ اور اتفاق سے کسی ایسی جگہ چوٹ لگ جاوے کہ وہ بچہ مر جاوے تو دیکھا جاوے گا کہ یہ قتل مستلزم سزا نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اس کی نیت بچے کو قتل کرنے کی نہ تھی۔ تو ہر ایک کام میں نیت پر بہت بڑا انحصار ہے۔ اسلام میں یہ مسئلہ بہت سے امور کو حل کر دیتا ہے۔ پس اگر نیک نیتی کے ساتھ محض خدا کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیاداروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 42-43 ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس حوالہ سے فرماتے ہیں۔

”کسی بھی عمل کو اس کی نیت کے مطابق پرکھا جائے گا جو کسی بھی عمل کرنے والے کے دل میں ہے۔ اب نیتوں کا حال تو صرف خدا ہی جان سکتا ہے اور جانتا ہے اس لئے مومنوں کو واضح کیا کہ جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے وہ اس میں موجود ہر چیز کی کنہ تک سے واقف ہے اور انسان بھی اس سے باہر نہیں ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے جو تم چھپ کر کرتے ہو یا ظاہر کرتے ہو اس سے واقف ہے بلکہ ہر خیال جو تم دل میں لاتے ہو اس سے بھی واقف ہے تو اپنے نفسوں کا تزکیہ کرو۔ اپنے دلوں کو خالصتاً خدا تعالیٰ کے لئے پاک کرنے کی کوشش کرو۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (البقرہ: 285) یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے تمہارے عمل تمہارے دل کی حالت اور نیت کے مطابق جزا پائیں گے۔“

(خطبہ جمعہ 19 مارچ 2010ء)

پیاری بہنو! پس ایک مومن کی نیت کا تعلق جہاں اس کے اُخروی اجر سے ہے وہاں اس کے دوبارہ اٹھائے جانے سے بھی ہے۔ حدیث میں ہے إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ (ابن ماجہ) کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر اپنی نیتیں درست کرنے کی توفیق دے۔ تا ہم ایسے اعمال بجا لائیں جن سے ہم جنت کی راہ دیکھیں اور اللہ ہم سے راضی ہو۔

طالبِ دعا

(نمودِ سحر۔ برطانیہ)